2492 ـ کیا سود کی حرمت کا علم ہونے سے قبل کمائے گئے سود سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا واجب ہے

سوال

کوئی شخص بنك میں رکھی گئی رقم پر فائدہ لینے کا عادی ہو چکا تھا اور بالآخر اسے علم ہوا کہ ایسا کرنا حرام ہے، تو اس نے فائدہ لینا ترك کر دیا، اور اس کے بعد اس نے محسوس کیا کہ توبہ کی شرائط پوری کرتے ہوئے یہ مال چندہ میں دے دے، لیکن اسے دو قسم کی مشکلات کا سامنا ہے:
1 ـ پہلی مشکل یہ ہے کہ سابقہ دور میں بنك سے لیے گئے فائدہ کی صحیح رقم کا حساب نہیں لگا سکتا.
2 ـ دوسری مشکل یہ ہے کہ اس وقت اس کی جمع کردہ رقم اس رقم سے کم ہے جو اس نے بنك سے سابقہ سالوں میں بطور فائدہ حاصل کی تھی.
مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیے جائیں:
1 ـ کیا اس شخص کی توبہ کے لیے شرط ہے کہ وہ اس فائدہ کی ساری اور صحیح رقم خیرات کرے جو اس نے بنك سے بطور فائدہ حاصل کیا تھا؟
2 ـ اگر سابقہ سوال کا جواب اثبات میں ہو تو کیا اس پر واجب ہے کہ اس کے پاس جتنی رقم بھی متوفر ہو فورا خیرات کردے؟ (اپنی اور اہل و عیال کی اساسی ضروریات پوری کرنے کے بعد) مثلا کیا یہ شخص ایسی اشیاء خرید سکتا ہے جو ضروریات میں شامل نہیں ہوتیں (رہائش، کھانے پینے اور لباس، دوائی اور منتقل ہونے کے علاوہ) لیکن یہ اشیاء اہمیت سے خالی نہیں (مثلا کمپیوٹر) ؟
3 ـ اگر سوال کے دوسرے حصہ کا جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ شخص بنك سے حاصل کردہ فائدہ کے برابر مال خیرات کرنے سے قبل اس رقم سے جو بھی اس کے پاس متوفر ہو حج کر سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اسی طرح کھڑے ہونگے جس طرح شیطان کے چھونے سے خبطی بن جانے والا شخص کھڑا ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو حلال کیا اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے

وہ جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے البقرة (275).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے وہ جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے

یعنی جس تك یہ بات پہنچ گئی کہ اللہ تعالی نے سود سے روك دیا ہے تو وہ اپنے تك شریعت کے پہنچتے ہی اس سے باز آ گیا تو جو معاملہ پہلے ہو چکا وہ اس کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: جو کچھ گزر چکا اللہ تعالی نے اسے معاف کردیا"

اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فتح مکہ والے دن فرمایا:

" جاہلیت کا سارا سود میرے ان قدموں کے نیچے رکھ دیا .... "

(لہذا جب سودی لین دین کرنے والوں کی جو رقم اصل مال سے زیادہ تھی اسے ختم کردیا گیا تو) دور جاہلیت میں لی گئی زیادہ رقم کو واپس کرنے کا حکم نہیں دیا گیا.

(قولہ) عفا (اللہ) عما سلف : جو کچھ ہو چکا اللہ تعالی نے معاف کردیا، یہ اللہ تعالی کے (اس فرمان کی طرح ہی) ہے:

تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف

سعید بن جبیر اور سدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا: (یعنی)حرمت سے قبل جو سود کھایا کرتا تھا.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر بین القوسین عبارت وضاحت کے لیے ہے.

اوراس بنا پر آپ کے لیے وہ مال واپس کرنا لازم نہیں جو آپ نے حرمت معلوم ہو جانے سے قبل حاصل کیا تھا، لیکن جو سود آپ نے حرمت کا علم ہو جانے کے بعد وصول کیا ہے اگر تو وہ مال آپ کے پاس باقی ہے تو اسے واپس کرنا واجب ہے، اور اگر وہ مال آپ کے مال میں مل گیا ہے اور آپ اس کا بالتحدید علم نہیں رکھتے تو آپ اس کا اندازہ لگائیں اور جو غالب ظن ہو اسے نکال دیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (824) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کی توبہ قبول فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .